اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ۔ لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

☆☆☆

نام کتاب ——— حیاتِ اعلیٰ حضرت

نام مؤلف ——— ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

موضوع کتاب ——— اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات

سال تصنیف ——— ۱۹۳۸ء

سال طباعت جلد اول ——— ۱۹۶۰ء

سال طباعت مکمل ——— ۲۰۰۳ء

مقدمہ ——— ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)

ترتیب نو وتہذیب تازہ ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

تالیف سے طباعت تک ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

حروف چینی ——— محمد عالم مختار حق

کمپوزنگ ——— عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056

صفحات ——— ۱۰۸۰

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

تقسیم کار ——— مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور

قیمت اعلیٰ ایڈیشن ——— ۵۰۰ روپے

کوڈ نمبر ——— 2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئ (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئ (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

سب پھاٹک پر اتر پڑے ہم لوگوں نے دیکھا کہ گولہ چھوٹتے ہی ایک یورپین افسر اور چند گورے بارکوں میں سے نکل آئے اور مولانا عبدالباقی برہان الحق صاحب سے دریافت کرنے لگے انہوں نے اس سے فرمایا آل ورلڈ پادری ہیں۔ اس نے نام پوچھا انہوں نے حضور کا اسم مبارک بتایا کہنے لگا ہاں ہم نے یہ نام سنا ہے اور اس وقت تک اشتیاق میں کھڑا رہا جب تک حضور تشریف نہ لائے۔ ماسٹر حیدر صاحب نے پھاٹک سے کوٹھی تک سڑک پر ٹول کی روشنی بنائی تھی اور دو رویہ ترپال وغیرہ لگا کر کوٹھی کے سامنے شامیانہ وغیرہ سے آراستہ کیا تھا۔ جابجا بجلی کے قمقمے مختلف رنگ کے آویزاں کیے تھے۔ غرض کوٹھی کے وسطی وسیع کمرے میں نہایت پرتکلف مسند پر حضور جلوہ فرما ہوئے اور بقیہ حضرات قیمتی قالینوں پر جو موزونیت کے ساتھ بچھائے گئے تھے تشریف فرما ہوئے کوٹھی میں قلعی سبز رنگ کی تھی اور سبز ہی تیز روشنی بجلی کی تھی۔ مختصر یہ کہ سب مہمانوں کے سامنے مختلف اقسام کے بسکٹ کیک وغیرہ چائے کے ساتھ پیش کیے اور آخر میں سگریٹ پان کی تواضع کی اور ایک ایک بند لفافہ جس میں ایک ایک نوٹ علی قدر مراتب بطور نذر ہر ایک کا نام لکھ کر پیش کیا۔

جبلپور والوں کی ہر روز عید تھی

غرض ۲۸ دن رات جبلپور کے لیے ''ہر روز روزِ عید اور ہر شب شب برات'' کی مثال تھی اور اعلیٰحضرت کے دم قدم سے دینی و دنیوی برکات کا نزول ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ ہوتا تھا آخر تابکے۔ اگرچہ جبلپور والوں کے ذوق وشوق کی حالت و دلی تمنا یہ تھی کہ اسی طرح عمر بسر ہو جائے کہ اعلیٰحضرت کی میزبانی کا شرف ہم لوگوں کو عمر بھر نصیب ہو مگر اعلیٰحضرت کے ضروری مشاغل دینیہ میں بہت فرق آ گیا تھا۔ تصنیفات و تالیفات کا سلسلہ اگرچہ یہاں بھی جاری تھا مگر جس یکسوئی کے ساتھ بریلی شریف میں یہ خدمت ہوتی تھی یہاں زائرین کے ہجوم' بیعت ہونے والوں کے ذوق وشوق' ملاقات کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے ناممکن تھا اس لیے اعلیٰحضرت نے بریلی شریف واپسی کا ارادہ ظاہر فرمادیا۔ آج وہ رات ہے جس کی صبح کو حضور بریلی شریف مراجعت فرمانے والے ہیں۔ برہان میاں بازار سے کچھ کھلونے چینی کے اور کچھ گڑیاں پارچہ گٹہ کی تحفہ بچوں کے لیے لائے۔ کسی نے عرض

کیا حضور ان کا شمار بتوں میں ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ انہیں معبود نہیں سمجھتے بلکہ تھوڑی سی دیر میں توڑ پھوڑ فنا کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور فرمایا گڑیوں میں حرج نہیں' خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک طاق میں گڑیاں رکھی تھیں اور کچھ گھوڑے پردار بنا کر بیچ میں لٹکائے تھے اور بایں خیال کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھ لیں طاق پر پردہ پڑا رہتا۔ ایک روز جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اتفاق یہ ہوا کہ جھونکے سے پردہ اٹھ گیا۔ حضور نے دیکھ کر دریافت فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے ام المومنین نے عرض کیا حضور یہ گڑیاں ہیں حضور نے گھوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اور یہ کیا ہیں۔ ام المومنین نے عرض کیا حضور یہ گھوڑے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! گھوڑوں کے پر کب ہوتے ہیں ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں پردار گھوڑے ہوتے تھے حضور مسکرا کر خاموش ہو گئے اور کچھ نہ فرمایا۔

جبلپور سے واپسی

اب صبح نماز فجر کے بعد سے جو کچھ سامان باقی رہ گیا تھا درست کیا گیا اہالیان جبلپور پر اداسی چھائی ہوئی تھی جسے دیکھیے مغموم و مضمحل آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے دل ایسے بھرے ہوئے کہ بات کرنا دشوار۔ خلاصہ یہ کہ ان مہجوروں کی حالت دیکھ دیکھ کر لوگوں کے دل بھر آئے مجمع دم بدم بڑھ رہا تھا اسی وقت حضرت عیدالاسلام' جناب مولانا شاہ عبدالسلام صاحب مدظلہم الاقدس نے مبلغ ایک ہزار روپے سکہ رائج الوقت ایک سفید چینی کے قاب میں نذر کیے۔ اعلیٰحضرت نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے مولانا یہی کیا کم تھا جو آپ نے اس وقت تک صرف کیا قبول فرمایا یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کرنا چاہیے کہ پہلے حضور پر نور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کی نذر نہیں قبول فرماتے تھے مگر جب ایک حدیث شریف نظر سے گذری کہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے دے تو لے لینا چاہیے ورنہ وہ خود مانگے گا اور نہ ملے گا۔ اس روز سے نذر قبول فرمانے لگے۔ یوں ہی حضور کی خدمت میں کوئی شخص اگر بیعت کی درخواست کرتا تو خود بیعت نہ فرماتے بلکہ حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ